© rasailojaraid.com

نے برطانیہ، امریکہ، شارجہ اور سعودیہ وغیرہ کے کثرت کے ساتھ دورے کئے خلیج کی جنگ کے دوران آپ کو صدر صدام کی طرف سے عراق کے دورے کی خصوصی دعوت دی گئی لیکن آپ نے سعودی حکومت سے اور حرمین شریفین سے اپنی بے پناہ محبت اور الفت کی بناء پر عراقی صدر کی دعوت کو مسترد کر دیا۔

مستجاب الدعوات:

۱۹۳۸ء تقسیم ہند سے قبل موضع فتح پور ضلع انبالہ کی بات ہے اس گاؤں میں پانی ڈیڑھ سو ہاتھ گہرا اور نمکین تھا گاؤں کے سکھ ایک روز نمبردار چوہدری نور محمد حال نمبردار کوٹ لہنا داس تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ کے پاس آ کر کہنے لگے ہم بھی اپنے کسی بزرگ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئیں اور دعا کریں کہ پانی میٹھا نکل آئے آپ بھی اپنے کسی بزرگ کو بلائیں سکھ کہنے لگے اگر ہمارے کسی بزرگ کی دعا سے پانی میٹھا نکل آیا تو آپ کو سکھ مذہب قبول کرنا ہوگا۔ سکھوں نے اپنے مختلف بزرگوں کو مدعو کیا اور پانی میٹھا نہ نکلا بالآخر نمبردار کو کہنے لگے اب آپ اپنے مذہب اسلام کے کسی بزرگ کو بلائیں کہ وہ دعا کریں لیکن شرط یہ ہوگی کہ یہ پانی 15 ہاتھ کے فاصلے سے نکلے اور ہو بھی میٹھا چوہدری نور محمد اپنے رفقاء کے ہمراہ حافظ روپڑیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنا مدعا پیش کیا حافظ روپڑیؒ کو ساتھ لیا اور اپنی زمین پر آ گئے حافظ روپڑیؒ نے وہاں جا کر دو رکعت نماز حاجت پڑھی اور درود شریف پڑھ کر دعا کی کہ یا اللہ اس علاقے میں آج اگر ۱۵ ہاتھ کے فاصلے پر پانی دستیاب نہ ہوا تو پھر اس علاقے میں توحید کیسے پھیلے گی اور باطل مذاہب کے لوگ کہیں گے کہ مسلم کا رب مسلم کی نہیں مانتا۔ اسکے بعد اللہ کا نام لیکر انہوں نے کسی سے زمین پر نشان لگایا اور کہا کہ اس کی کھدائی شروع کر وا بھی کھدائی شروع ہوئی تھی کہ ٹھیک پندرہ ہاتھ پر میٹھا پانی نکل آیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اس موقع پر اڑھائی سو سکھوں نے مذہب اسلام قبول کیا آج بھی یہ بھارت میں کنویں کی شکل میں موجود ہے اس کے اوپر چوہدری نور محمد کے حوالے سے پلیٹ لگی ہوئی ہے آج سے دو سال قبل وہاں کی حکومت نے اس کنویں سے ٹیوب ویل کے ذریعے پانی حاصل کر کے علاقے کو میٹھے پانی کی سہولت فراہم کی ہے۔ کیونکہ ابھی تک فتح پور کے علاقے میں اس کنویں کے سوا کہیں میٹھا پانی دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس کے علاوہ اس طرح کے اور بھی بے شمار واقعات ہیں۔

بیماری و تیمارداری:

چھ سال تک آپ مختلف امراض میں صاحب فراش رہے امام کعبہ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل، قائم مقام ولی عہد شہزادہ عبداللہ سعودی عرب، سابق وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف، وزیراعلیٰ میاں شہباز شریف و گورنر پنجاب و مختلف ممالک کے سفراء کرام اور دیگر سیاسی و مذہبی جماعتوں کے قائدین آپؒ کی عیادت کیلئے رہائش گاہ اور ہسپتال تشریف لاتے رہے۔

وفات:

۶ دسمبر ۱۹۹۹ء کی شام سورج غروب ہونے کے ساتھ عالم اسلام کی عظیم شخصیت جماعت اہل حدیث پاکستان کے سرپرست سلطان المناظرین حافظ روپڑیؒ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے جنہیں آج پانچ برس گزر چکے ہیں۔ مگر لاکھوں انسانوں کے دلوں میں ان کے کارنامے اور خدمات کے تذکرے موجود ہیں ستم کی بات یہ ہے کہ دینی حلقے ہوں یا علمی ادارے ہوں ایسے تاریخی کردار کے حامل شخصیتوں کے کارناموں اور کردار کو محفوظ کرنے کی کوشش نہیں ہو رہی۔ مجموعی طور پر رجحان ذہن میں آتا ہے کہ ہم ایسی ہستیوں کے جنازوں کیلئے تو جمع ہو جاتے ہیں مگر ان کے کردار و افکار کو مشعل راہ بنانے کی کوئی خاص ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دلی دعا ہے کہ ان کے جانشین عارف سلمان روپڑی، حافظ عبدالغفار روپڑی اور حافظ عبدالوہاب روپڑی کو ان کے باقی مشن کو آگے بڑھانے کی ہمت و توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عرض کیا ھے

ریاض الرحمن ساغر

دینی مدرسوں کی سندات

کسی دینی مدرسے میں بکتی نہیں ہیں سندیں
رشوت چلے نہ پرچی دوران امتحان میں
رہتے ہیں بھوت اور نہ کوئی بوٹی مافیا ہے
ان مدرسوں میں ایسا گھپلا کبھی سنا ہے؟
ان کے برعکس ہیں جو تعلیم کے ادارے
ظاہر ہیں ہم پہ ان کے کرتوت جو ہیں سارے
پستول لے کے جو لڑکے امتحاں میں بیٹھیں
معیار کیا ہے ان کی پھر ڈگریوں کا سوچیں
پھر امتحاں کے پرچے جو لوگ جانچتے ہیں
نمبر لگا کے جھوٹے پیسے بٹورتے ہیں
اور دینی مدرسوں میں ڈرتے ہیں لوگ رب سے
معیار پر ہے ہوتا یکساں سلوک سب سے
جو اہلیت ہے جس کی، اس کی سند ہیں دیتے
ڈرتے نہیں کسی سے، پیسے نہیں وہ لیتے
ثابت ہوئی نہ جعلی، ان مدرسوں کی ڈگری
گھپلوں کی مدرسوں میں، کوئی خبر نہ دیکھی
پھر ان کی ڈگریوں کی توقیر کیوں نہ کیجئے؟
بی اے کے ہی مساوی کیوں اہمیت نہ دیجئے؟
خائف ہے اہل دیں سے کیا یہ معاملہ ہے؟
علم ایسے مدرسوں میں دیں سے جڑا ہوا ہے

(بشکریہ نوائے وقت)

مجلہ ترجمان الحدیث

کی بہترین ترویج و اشاعت کیلئے اپنی آراء و تجاویز اس ای میل ایڈریس پر بھیج سکتے ہیں

tarjuman@hotmail.com

© rasailojaraid.com